سفرِ شام.................. دمشق حلب، حماۃ، حمص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین........ ....

گزشتہ شب سونے سے قبل یہ طے کرلیا تھا کہ صبح حلب جانا ہے.........، چنانچہ حلب جانے کے لیے علی الصبح ہم..... کراج البولمانات..... جاپہنچے، آپ حیران نہ ہوں کہ یہ کیراج البولمانات کیا بلا ہے دراصل بولمان یہاں بڑی بسوں کا اسمِ گرامی ہے، اس کی وجہ تسمیہ ہم کیا جانیں کوئی شامی بھی بتا نہ سکا، تو...... کیراج البولمانات کا مطلب ہوا جنرل بس سٹینڈ.........حلب کا ٹکٹ لیا جس بس سے روانگی ہوئی وہ قدموس کمپنی کی بولمان (بس) ہے یہ بس ۸ بجے روانہ ہوکر ۱۲ بجے حلب پہنچی تو ہلکی ہلکی پھوار پڑ رہی تھی۔ساڑھے بارہ بجے حلب میں جامع اموی کے برابر ایک چھوٹی مسجد میں نماز ظہر ادا کی ان دنوں جامع اموی میں نماز نہیں ہورہی تصلیح واصلاح کا کام ہورہا ہے۔اس لئے برابر میں ایک چھوٹی مسجد میں جماعت کا اہتمام ہے۔نماز ظہر کے بعد جامع اموی میں اللہ کے برگزیدہ پیغمبر سیدنا زکریا علیہ السلام کے مزار مبارک کی زیارت اور اللہ کے اس جلیل القدر نبی کی بارگاہ میں سلام پیش کیا جس کا ذکر اللہ نے قرآن کریم کے ذریعہ باقی رکھا ہے۔آپ نے اپنے رب سے سو سال کی عمر میں اولاد کی خواہش کا اظہار کیا تھا اللہ تعالی نے اس کی بشارت دی اور قرآن کریم میں ان الفاظ کے ساتھ اس کا ذکر کیا:۔یازکریا انا نبشرك بغلام اسمه يحي لم نجعل له من قبل سميا.........

سوسال کی عمر میں اولاد ملنا حیرت انگیز بات تھی مگر وہ قادر مطلق جو علی کل شئی قدیر ہے اور وہ جب جو کرنا چاہتا ہے تو انما یقول لہ کن ....اور وہ فیکون ہوجاتا ہے۔پھر قلعہ حلب اور جامع ابوبکر اور مقبرۃ الصالحین کی زیارت کی۔حلب اسلامی دور کے معروف شہروں میں شمار ہوتا ہے اور تاریخی اعتبار سے تو یہ خاصا قدیم ہے اس کی قدامت کا صحیح اندازہ تو نہیں لگایا جاسکتا لیکن حضرت زکریا علیہ السلام کے دور تک تو قرآن سے اس کی قدامت ثابت ہے۔پھوار بارش میں بدل گئی تھی موسم نے شہر میں حسن پیدا کر دیا تھا اڑھائی بجے کے قریب میں واپس بس اسٹاپ بلکہ بس اسٹینڈ پر آ گیا اور میں نے حلب سے حماۃ کی راہ لی۔

حماہ ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت شہر ہے اس کی سڑکیں اور گلیاں صاف ستھری ہیں اور سبزے نے شہر کے حسن میں یوں اضافہ کر دیا جیسے کسی دلہن نے سبز ریشمی چادر اوڑھ کر چہرہ کھول دیا ہو ہیں۔

حماہ حلب سے زیادہ دور نہیں نصف گھنٹے میں گاڑی حماۃ پہنچ گئی اور یہ گاڑی وہی خوبصورت بس ہے جسے یہاں نہ جانے کیوں بولمان کہا جاتا ہے۔بس اسٹینڈ پر اتر کر ایک فون بوتھ سے دمشق فون کیا کیونکہ وہاں مولانا شیخ عبدالھادی صاحب کے ھاں حماہ کے ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی تھی جو حضرت عبدالھادی صاحب کا مرید اور شاگرد تھا اور اس نے اپنا فون نمبر دیا تھا کہ حماہ کی زیارات کے لیے وہ رہنمائی کرے گا۔اور اسے میری میزبانی سے مسرت ہوگی مگر افسوس کہ میں اس کا فون نمبر اور ایڈریس والد پرچہ دمشق میں ہوٹل رافدین کے اپنے کمرہ ہی میں بھول آیا تھا۔

دو تین بار فون کرنے کے بعد شیخ حسام سے اس کا پتہ مل گیا کہ اس کا نام محمد کمال ہے اور وہ مکتبہ ذاکرین کا مالک ہے۔چنانچہ اب مسئلہ یہ تھا کہ مکتبہ ذاکرین پر پہنچا جائے فون بوتھ جس دکان پر نصب تھا وہ ایک ایسی کینٹین تھی جس پر کولڈ ڈرنک اور بسکٹ وغیرہ میسر تھے مگر چائے نہیں تھی جبکہ مجھے چائے اور دو پہر کے کھانے کے قائمقام کی شدید خواہش ہو رہی تھی۔اس کینٹین کا مالک ایک ۶۵ سالہ شخص تھا وہ اور اس کا بیٹا کنٹین پر تھے اس بزرگ نے جس کا نام سیام المنجد تھا مجھے پیش کش کی کہ وہ مجھے اپنے گھر اور پھر شہر کے تاریخی مقامات پر لے چلنے کو تیار ہے مگر میں نے

اس سے مکتبہ الذاکرین اور کمال تک رسائی میں مدد چاہی چنانچہ وہ خود از راہ کرم میرے ساتھ ہولیا۔اور ہم شہر کی اس سڑک پر پہنچے جس پر مکتبات ہیں۔اس سڑک کا نام دباغہ ہے۔افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود ہمیں یہاں کہیں مکتبہ الذاکرین نہ ملا۔میں نے عصر کی نماز ابھی ادا نہیں کی تھی اور وقت تیزی سے گزر رہا تھا کہ ایک مسجد پر نظر پڑی میں نے اس بزرگ سے کہا کہ آیئے ہم نماز ادا کرلیں اس نے کہا میں اگلی گلی سے مکتبہ کے بارے میں معلومات کرتا ہوں اور آپ مسجد میں دوگانہ ادا کرلیں۔میں مسجد میں داخل ہوا دوگانہ ادا کی اور ایک شخص سے پوچھا کہ یہاں کوئی مکتبہ الذاکرین ہے وہ ابھی جواب کے بارے میں غور ہی کر رہا تھا کہ مسجد کے کسی گوشے سے آواز آئی.......... ایواہ انااعرفھا...... ھاں میں جانتا ہوں۔میں اس آواز کی طرف متوجہ ہوا تو ایک کونے میں ایک نوجوان قرآن کریم کی تلاوت کر رہا تھا۔میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے مصحف بند کیا اور پھر اٹھ کر بڑی محبت سے استقبال وسلام کیا۔یہ باریش خوبصورت نوجوان وہی تھا جس نے

آواز دے کر کہا تھا کہ ھاں میں جانتا ہوں۔ پھر وہ راستہ بتانے کی بجائے میرے ساتھ ہولیا تاکہ وہ مجھے اس مکتبہ تک پہنچا کر آئے مسجد سے باہر نکلے تو وہ بزرگ بھی آ گئے اور ہم دونوں اس نوجوان کے ساتھ ہو لئے پہلے تو وہ قریب ہی واقع مکتبہ الغزالی لے گیا جو اس کا اپنا مکتبہ تھا وھاں سے اس نے گھر فون کر کے مکتبہ الذاکر[redacted] فون نمبر لیا جوتے تبدیل کیے اور کہا چلتے ہیں آپ کو پہنچا کر آؤں ۔وہ بزرگ اس بات پر راضی نہ تھے[redacted] جتنے نوجوان کے حوالے کریں دونوں نے آپس میں بات کی بزرگ نے مکتبہ کا پتہ پوچھا اس نے جو پتہ بتایا بزرگ نے کہا کہ میں وہیں رہتا ہوں مگر وہاں تو اس نام کا کوئی مکتبہ نہیں ۔نوجوان کا اصرار تھا کہ مکتبہ وہیں الشرعیہ نامی محلہ میں ہے۔ نوجوان مجھے لے کر چلنا چاہتا تھا اور بزرگ جانے نہ دیتے تھے ۔اس کھینچا تانی سے میں یہ سمجھا کہ بزرگ مخلص ہیں اور انہیں ڈر ہے کہ نوجوان مجھے ایک اجنبی (غیر ملکی) ہونے کی وجہ سے دھوکہ نہ دے اور نوجوان اپنی جگہ اخلاص کا مظاہرہ کرتے ہوئے میری مدد اور خدمت کا متمنی تھا۔ میں نے کہا ہم تینوں چلتے ہیں اور چل کر دیکھ لیتے ہیں اگر مکتبہ اور صاحب مکتبہ وھاں ہوئے تو فبہا ورنہ واپس لوٹ آئیں گے مگر نوجوان نے اس بزرگ سے خلاف توقع حتمی طور پر کہہ دیا کہ آپ کو اس مہمان کے میرے ساتھ جانے پر کوئی اعتراض ہے؟ بزرگ نے کہا نہیں ۔اس نے کہا تو پھر آپ جایئے آپ کا شکریہ میں انہیں وھاں پہنچا دوں گا۔ میرے لیے یہ صورتحال بڑی ہی افسوس ناک اور ناگوار تھی مگر میں صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا اور وہ بزرگ ہم سے الگ ہوگئے واضح رہے کہ یہ بزرگ کوئی ویسے بزرگ نہ تھے جنہیں ہمارے معاشرہ میں تقوی وطہارت کی بنیاد پر بزرگی کا درجہ حاصل ہے بلکہ عمر رسیدہ مخلص اور مددگار ہونے کی بنیاد پر میں نے ان کے لیے بزرگ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ میں بوجھل دل کے ساتھ بزرگ سے الوداعی ملاقات ملا اور وہ بھی چہرے پر ملال لیئے رخصت ہوئے.......... مہمان نوازی و مہمان کے لئے محبت کے جذبات عربوں کے ہاں کیا ہوتے ہیں میرے والد گرامی اس سلسلہ میں ایک واقعہ اپنے سفر حرمین کا سنایا کرتے تھے جو انہوں نے قیام پاکستان سے قبل کیا تھا۔ اور پیدل کیا تھا...... (حاشیہ میں واقعہ لکھنا ہے) اب نوجوان مجھے ایک ٹیکسی میں بٹھا کر الشرعیہ لے گیا جہاں مکتبہ الذاکرین ہے ۔ٹیکسی عین مکتبہ کے سامنے جا کر رکی نوجوان نے کرایہ اپنی جیب سے ادا کیا اور میرا ہاتھ جو جیب میں تھا اسے وہیں پکڑ لیا اور کہا.......... ما یسیر........ یعنی ایسا نہیں ہوگا کہ کرایہ آپ دیں۔ ہم مکتبہ میں داخل ہوئے اور وھاں موجود دو نوجوانوں سے ملاقات کی دونوں شیخ

کمال کے عزیز تھے انہوں نے ہماری موبائل فون پر شیخ کمال سے بات کرائی تو معلوم ہوا کہ شیخ کمال ابھی دمشق سے واپس نہیں پہنچے ہیں ۔شیخ کمال نے زور دے کر کہا کہ آپ میرے گھر چل کر آرام کریں میں ابھی روانہ ہوتا ہوں اور تین گھنٹے میں انشاء اللہ پہنچ جاؤں گا۔مگر میں ان کی یہ پرخلوص پیش کش قبول نہ کر سکا کہ میرے پاس وقت کم تھا اور مجھے ابھی کئی دیگر شہروں بھی جانا تھا ۔انہوں نے بڑا اصرار کیا پھر فون پر اپنے عزیزوں سے کہا کہ وہ میرے پاؤں پکڑ لیں اور رکنے کی التجا کریں انہوں نے بھی بہت اصرار کیا مگر میں مجبور تھا کہ ان کی میزبانی قبول کرنے سے کھانے اور آرام پانے کے سوا کوئی خاص مقصد حاصل نہ ہوتا جبکہ میں یہ سب کچھ قربان کر کے سفر پر نکلا ہوں اور میرا اصل مشن جو زیارات کا ہے وہ متاثر ہوتا ہے چنانچہ شیخ کمال نے اسی نوجوان عمر توفیق سے کہا کہ وہ مجھے اگر نہ مانوں تو فلاں فلاں مقامات کی زیارت وسیر کرادے اور مجھے فون پر بتایا کہ یہ نوجوان عمر توفیق میرا بہت قریبی دوست اور ساتھی ہے یہ آپ کی پوری خدمت اور رہنمائی کرے گا۔اور وہ تو پہلے ہی سراپائے خلوص تھا۔خیر ہم یہاں سے روانہ ہوئے ٹیکسی لی اور ایک مسجد پہنچے جسکا نام مسجد التکیہ ہے اسی مسجد کے صحن میں ایک مزار مبارک ہے جس کے بارے میں بتایا گیا کہ اسی صدی کے اس شہر کے یہ بہت بڑے عالم اور شیخ طریقت گزرے ہیں اور یہاں کے لوگ انہیں القطب الخامس کہتے ہیں ۔ان کا اسم گرامی شیخ محمود شقفہ بتایا گیا یہاں فاتحہ خوانی کے بعد ہم پھر ٹیکسی لیکر اس جگہ پہنچے جہاں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بتایا جاتا ہے ۔حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ مزار مبارک ایک پل کے پاس ہے ہم ایک نہر نما پانی کے نالہ کے پاس پہنچے سیڑھیاں اتر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے جس میں یہ مزار ہے ۔اس کی چابی جن صاحب کے پاس تھی توفیق انہیں جانتا تھا چابی لی اور ہم مزار مبارک پر حاضر ہوئے فاتحہ خوانی کہ مگر دل نہیں مانا کہ اتنے عظیم شخص کا مزار اس طرح اور اس جگہ ہوگا اور مزار مبارک سے بھی کوئی توجہ ادھر محسوس نہیں ہوئی ورنہ دیگر مقامات پر کیفیت کچھ اور رہی واللہ اعلم بالصواب کہ حضرت حسان یہاں کب اور کیوں تشریف لائے اور کیسے ان کی مرقد یہاں بنی ۔تاریخی طور پر کیا ثابت ہے **اسے کتب تاریخ میں دیکھنا پڑے گا۔** بہر کیف یہاں سے نکلے تو چند ایک تاریخی مقامات جیسے ملک الحماۃ (حماۃ کے بادشاہ) کی مسجد اور سیر گاہوں سے ہوتے ہوئے ہم واپس مکتبہ الغزالی آئے توفیق نے چائے بنائی اور......ایک کپ پرخلوص کالی چائے...... پی کر میں نے ان سے اجازت لی انہوں نے

☆من استعجل الشئی قبل اوانہ عوقب مجرمانہ☆

مجھے ایک قلم ایک ڈائری اور ایک ٹیلیفونک ڈائری کا تحفہ دیا اور ٹیکسی میں بٹھا کر الوداع کہا۔محمد کمال نجار کا پتہ یہ ہے ۔اس کے بھائی کا نام غانم الا مطتہ ہے ۔مکتبہ الذاکرین ۔الشریعتہ ۔الحماۃ ۔فون ۔۴۱۰۹۱۸ گھر

موبائل ۰۹۴۴۱۰۹۱۸ ۔مکتبہ ۔۲۱۵۷۵۳ ۔اس صالح نوجوان عمر توفیق الفاروق کا پتہ یہ ہے ۔مکتبہ الغزالی ۔دباغہ ۔الحماۃ ۔سوریا ۔فون ۲۳۲۷۷۴۴ گھر ۔۴۱۴۳۴۱ ۔فواز محمد سیام المنجد کا پتہ یہ ہے ۔کافتیریا الرحاب فی کراج البولمان الجدید ۔حماۃ ۔سوریا ۔فون ۲۴۱۶۵۳ المنزل: جانب جامع الایمان الشریعہ ۔بقالۃ المنجد ابوفواز ۔ھ ۵۱۵۱۲۹ ھ ۲۱۳۲۷۲ میں بس اسٹینڈ پہنچا تو میں نے اس کینٹین پر آ کر دیکھا تو وہ بزرگ ابوفواز یہاں موجود تھے انہوں نے چھوٹتے ہی پوچھا یا ......؟ کیا گزری جیسے انہیں بے چینی ہو کہ نہ جانے اس نوجوان نے کیا کیا۔بہرکیف میں نے ساری روئیداد سنائی ان کا اور ان کے بیٹے فواز محمد کا شکریہ ادا کیا اور پھر میں بس سروس کے آفس پہنچا جہاں سے میں نے حمص جانے کا ٹکٹ حاصل کیا اس وقت شام کے پونے سات بج رہے تھے اور شام سات بجے حمص کے لیے بس روانہ ہونی تھی ۔یہاں میں نے محسوس کیا کہ بسیں وقت کی پابندی کے ساتھ روانہ ہوتی ہیں ان اسپیشل بسوں میں جو بڑی صاف ستھری اور آرام دہ ہوتی ہیں کوئی ریوڑی بیچنے والا......کوئی مونگ پھلی بھجے بادام...... یا آئس کریم یا جوس والا نہیں چڑھتا اور نہ کوئی فقیر خیرات طلبی کے لیے آتا ہے ۔دمشق سے حلب وحماۃ تک میں نے کوئی بھیک مانگنے والا بھی نہیں دیکھا۔

بسوں میں ریکارڈ تک کا شور نہیں ہوتا البتہ مسافروں کی ضیافت کے لیے وی سی آر اور ان پر یہاں کے لوگوں کے مزاج کے مطابق فلمیں چلائی اور دکھائی جاتیں ہیں ۔اور ٹیپ ریکارڈ پر گانے بھی سنوانے کا معقول انتظام نامعقول موجود ہے ۔مگر شور شرابہ سے نہیں دھیمی دھیمی آواز میں۔

بسوں کی روانگی میں باقاعدگی کے حوالہ سے مجھے دمشق میں بتایا گیا تھا کہ دو کمپنیاں الاھلی اور قدموس وقت کی بڑی پابند ہیں ۔اور واقعی میں نے انہیں ایسا ہی پایا قدموس کمپنی یہاں بس سروس کے علاوہ ٹی سی ایس طرز کی کوریئر سروس بھی مہیا کرتی ہے ۔میں نے دیکھا کہ جہاں جہاں قدموس کمپنی کی بس جاتی تھی ہر جگہ وہ کچھ پیکٹ اتارتی اور کچھ لوڈ کرتی تھی جو کوریئر سروس طرز کے بنے ہوئے تھے ۔اور بورڈ پر بھی لکھا ہوتا تھا...... قدموس لنقل البضائع والرکاب .

۷ بجے بس روانہ ہوئی اور ساڑھے سات آٹھ کے مابین حمص پہنچی ۔بس سے اتر کر ایک

ویگن میں سوار ہوئے جس کے بارے میں وہاں دیگر مسافروں سے معلوم ہوا تھا کہ یہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے قریب پہنچائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا چند منٹوں میں ہم جامع سیدنا خالد کے سامنے تھے مسجد پہنچ کر وضو تازہ کیا اور تحیۃ المسجد ادا کی پھر نماز مغرب قضاء ادا کی اور یہ سب حضرت سیدنا خالد بن ولید کے قدموں کی جانب ہوا ازاں بعد تسلیمات کے لیے فقیر بارگاہ مجاہد عظیم میں ایک مجرم کی حیثیت سے دست بستہ کھڑا ہوا۔ ایک ایسا مجرم جس نے اپنی قوم کو اقوام غیر کے سامنے ڈھیر ہوتے اور زیر ہوتے دیکھا ہے اور جو خون مسلم بدست مسلم کے جرم میں خود کو شریک تصور کرتا ہے کہ افغانستان میں ہزاروں مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے میں شریک معاون قوم کا ایک فرد اس مرد مجاہد کے دربار میں کھڑا ہے جس نے اپنی ملت کو جھکنا نہیں اٹھنا اور ابھرنا سکھایا۔ جس نے کبھی شکست کھائی نہ کبھی شکست تسلیم کی اس کے حضور ایک شکست خوردہ قوم کا فرد آنسوؤں کی برسات اور ندامت وشرمندگی کا طوق اپنے گلے میں سجائے محو تلاوت آیات قرآنیہ تھا اور مزار مبارک سے نگاہیں چار کرنے کی ہمت نہیں تھی۔

مسجد کے موذن نے آکر سلام کیا پھر نماز عشاء کا انتظار اور وہاں حضرت خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کے بائیں جانب اسی حجرے میں ان کے صاحبزادے حضرت ؟.............. کی قبر بھی ہے۔

عشاء کی نماز کے بعد امام مسجد سے ملاقات کی اور رات حمص میں بسر کرنے کے ارادہ سے ہوٹل کا پتہ پوچھا۔ انہوں نے ایک خادم ساتھ کر دیا جو ہوٹل تک پہنچا آیا۔ اس ہوٹل کا نام بھی خالد بن ولید ہے۔

اور اس کا پتہ ہے فندق ابن الولید جورۃ الشیاح ۔حمص فون ۲۲۳۹۵۳۔فون ۴۲۳۹۵۳۔

ایک سنگل بیڈ روم کا کرایہ ۲۰۰ لیرا طے پایا اور میں نے اپنی زمبیل ۲۰۰ لیرا ادا کر کے کمرے میں رکھ دی۔ پھر میں باہر نکلا اور میں نے سامنے موجود دکان پر جا کر کسی فون بوتھ کا دریافت کیا تو اس نے کہا اگر شام کے اندر ہی کرنا ہے تو یہاں سے کر لیجئے پھر اس نے نمبر مانگا اور موبائل فون سے نمبر ڈائل کر کے دے دیا میں نے مولانا نذیر جان نعیمی کو دمشق فون کر کے اطلاع دی کہ میں رات کو حمص میں ٹھہر گیا ہوں اور یہ کہ وہ شیخ حسام سے کہہ دیں کہ وہ الرقہ روانہ ہو جائیں میں ان کے ساتھ نہ جا پاؤں گا۔ میرا پروگرام رات کو حمص سے واپس دمشق جانے اور صبح شیخ حسام کے ساتھ الر

قہ جانے کا تھا جہاں سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا مزار شریف بتایا جاتا ہے۔

مگر جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ جبلہ حمص کے قریب ہے اور وھاں حضرت ابراھیم ادھم بلخی رضی اللہ عنہ کا مزار ہے تو میں نے ارادہ بدل لیا کہ الحق للقریب قریب والے کا حق پہلے ہے۔

رات ہوٹل میں اس طرح بسر کی کہ ۱۱ بجے سویا اور صبح سوا چار بجے قریبی مسجد کی اذان وفکر نے اٹھا دیا۔ بس اسٹینڈ پر مجھے بتایا گیا تھا کہ جبلہ کے لیے بس صبح پونے پانچ بجے روانہ ہوگی۔

(جاری ہے)

طور سینا چیست دانی بے خبر　　طور سینا سینہء خود را نگر

☆☆☆

ہمچو موسی مست شو بر طور خویش　　رب ارنی گو تجلی حق نگر

عقیدہ ختم النبوۃ

کی تیرھویں جلد شائع ہوگئی

ملنے کا پتہ

مکتبہ برکات المدینہ متصل جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

☆ ماحرم اخذہ حرم اعطاؤہ ☆ جس چیز کا لینا حرام ہے اس کا دینا بھی حرام ہے۔☆